بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ٹیلیفون نمبر ۱۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم یک شنبہ — قیمت ایک آنہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۰	۱۸ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش	۳۰ ذوالحجہ ۱۳۶۰ ھ	۱۸ ماہ جنوری ۱۹۴۲ء	نمبر ۱۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کو کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو معدہ میں درد اور خرابی جگر کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

آج چونکہ قریباً تمام دن بارش ہوتی رہی۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے سے اپنے اپنے محلوں میں نماز جمعہ پڑھ لینے کی اجازت کے لئے درخواست کی گئی جس پر حضور نے فرمایا۔ اگر جمعہ کے وقت تک بارش ہوتی رہے۔ تو اجازت ہوگی۔ ویسے مسجد اقصیٰ میں ہی جمعہ پڑھایا جائے گا۔ جو دوست آسانی سے پہونچ سکتے ہوں۔ وہ مسجد اقصیٰ میں پہونچ جائیں۔ چنانچہ اسی اجازت کے ماتحت بارش ہونے کی وجہ سے مختلف محلوں میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔

بے دماغ احرار پارٹی

ہمارے نزدیک مجلس احرار نے اپنے بے دماغ ہونے کا ثبوت اسی دن پیش کر دیا تھا جب اس نے بڑے لاؤ لشکر کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس مبارک بستی پر حملہ کیا۔ جس کی ترقی جس کی رونق جس کی وسعت اور جس کی شان و شوکت کا خدا تعالےٰ اپنے کلام میں بار بار وعدہ کر چکا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الہامات نازل فرما چکا ہے۔ اور جو روز بروز زیادہ سے زیادہ وضاحت کے ساتھ پورے ہو رہے ہیں۔

نصف صدی کا مشاہدہ

احرار کو معلوم تھا۔ کہ گزشتہ نصف صدی کے اندر جماعت احمدیہ کی مخالفت کے لئے جو بھی اٹھا۔ وہ ناکام و نامراد رہا۔ احرار کا مشاہدہ تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب خدا تعالےٰ کی طرف سے دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہونے کا دعوےٰ کیا۔ تو آپ بالکل اکیلے اور تن تنہا تھے۔ پھر ہر طبقہ۔ اور ہر رنگ کے لوگوں نے آپ کی مخالفت کی۔ اور سر توڑ مخالفت کی۔ مگر آپ کے مقابلہ میں کسی کو بھی کامیابی نہ ہوئی۔ آپ کی جماعت دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتی گئی۔

احرار نے جماعت احمدیہ سے کیوں ٹکر لی

یہ مشاہدہ جب جماعت احمدیہ کی ابتدائی حالت سے لے کر اس وقت تک چلا آرہا تھا۔ جبکہ بالفاظ مولوی ظفر علی صاحب جماعت احمدیہ ایک ایسا تناور درخت بن چکی ہے جس کی شاخیں دور دور تک پھیل گئی ہیں تو ان لوگوں کو کون با دماغ کہہ سکتا ہے جو ایسی حالت میں خواہ مخواہ جماعت احمدیہ سے ٹکر لیں۔ احرار نے اگر اس وقت حملہ کرنے کی ٹھانی۔ اور بڑے بڑے دعوے کئے تو محض اس لئے کہ ان میں کوئی دور اندیش عاقبت بین۔ اور صحیح رنگ میں سوچنے سمجھنے کے قابل دماغ رکھنے والا نہ تھا۔ انہوں نے سمجھا۔ جماعت احمدیہ ایک چھوٹی سی اور غرباء کی جماعت ہے۔ اسے کچل دینا کونسا مشکل کام ہے۔ اور وہ بھی اس وقت جبکہ عوام ان کے ساتھ ہوں۔ امراء ان کی پشت پناہ ہوں۔ اور بعض حکام ان کی حوصلہ افزائی کر رہے ہوں۔

احرار کی شکست فاش

ان حالات میں احرار نے جماعت احمدیہ پر ہلہ بول دیا۔ اور اتنا نہ سوچا۔ کہ وہ خدا جو جماعت احمدیہ کی شروع دن سے حفاظت کرتا چلا آرہا ہے جو اس کے بڑے بڑے معاندین کو ان کے منصوبوں اور سازشوں میں ہمیشہ ناکام کرتا رہا ہے۔ وہ اب بھی حی و قیوم ہے۔ اور اب بھی جماعت احمدیہ اسی کو اپنا حقیقی محافظ سمجھتی ہے۔ آخر احرار نے ایسی موتہہ کی کھائی۔ کہ ایک کوڑی کے نہ رہے۔ وہی لوگ جو انہیں سر آنکھوں پر بٹھاتے تھے۔ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں ان کی شکست فاش دیکھ کر انہیں مونہہ لگانے کے روادار نہ رہے۔ اور ان کے وعدوں کے جھوٹے ہونے کی وجہ سے جو احمدیت پر فتح پانے کے متعلق وہ کرتے رہے تھے۔ اس قدر برافروختہ ہوگئے۔ کہ بھرے جلسوں میں گالیاں دینے لگ گئے۔ اور کئی مقامات پر احرار بمشکل جان بچا کر بھاگ نکلے۔

احرار کا دماغ

جس مہم کا یہ انجام ہو۔ اس کے متعلق بھلا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ اسے شروع کرنے والوں کے سر میں دماغ تھا۔ یا ان میں سے کوئی ایک ہی مدبر انسان تھا۔ لیکن اب چودھری افضل حق صاحب کی وفات پر ان کے متعلق جو آراء ظاہر کی گئی ہیں۔ ان میں بار بار یہ کہا گیا ہے۔ کہ چودھری صاحب احرار کا دماغ تھے گویا اب جبکہ وہ نہیں رہے۔ تو احراری پارٹی بالکل بے دماغ بن کر رہ گئی ہے۔ اور صدر احرار نے تو یہاں تک لکھا ہے۔ کہ

"ہم (احرار) اس وقت جسد بے روح بنا دیئے گئے ہیں" (زمزم ۱۵ جنوری)

احرار کے بے دماغ ہو جانے کے متعلق ذیل میں چند حوالے پیش کئے جاتے ہیں:-

اخبار "شہباز" (۱۱ جنوری) لکھتا ہے:

"چودھری صاحب مرحوم مقتدر و ممتاز احرار لیڈر بلکہ یوں سمجھئے۔ کہ مجلس احرار کے دماغ کی حیثیت رکھتے تھے"

اخبار "زمیندار" (۱۱ جنوری) لکھتا ہے "آپ کو مجلس احرار کا دماغ کہا جاتا تھا"

"احسان" (۱۱ جنوری) لکھتا ہے "وہ احرار کی روح رواں تھے"

"زمزم" (۱۱ جنوری) لکھتا ہے "اس جماعت (احرار) کے صحیح معنوں میں دماغ تھے"

اخبار "پرتاپ" (۱۱ جنوری) لکھتا ہے۔

"احرار لیڈر چودھری افضل حق بھی چل بسے انہیں احرار کا دماغ سمجھا جاتا تھا"

ان اقتباسات کے رو سے اگر یہ کہا جائے۔ کہ احرار پارٹی اب پبلک کے نزدیک بلکہ خود اپنے نزدیک بھی جسد بے روح اور سر بغیر دماغ سے زیادہ کچھ نہیں۔ تو واقعہ کا اظہار ہوگا۔

ایک بات

وہ شخص جسے اپنے اور پرائے احرار کا دماغ سمجھتے تھے۔ اس کی کسی اور بات کے ہم قائل ہوں یا نہ ہوں۔ ایک بات کے ضرور معترف ہیں۔ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں باوجود ہر قسم کے ساز و سامان رکھنے کے جب احرار کو شکست فاش ہوئی۔ تو چودھری افضل حق صاحب نے احرار کو

من نہ کردم شما حذر بکنید

کا سبق دیتے ہوئے کسی پرائیویٹ مجلس میں نہیں کسی دفتر کے کونے میں نہیں۔ کسی مکان کی بیٹھک میں نہیں۔ بلکہ علی الاعلان اخبار کے صفحات میں بتایا

"جس قدر روپے احرار کی مخالفت میں آج قادیان خرچ کر رہا ہے۔ اور جو عظیم الشان دماغ اس کی پشت پر ہے۔ وہ بڑی سے بڑی سلطنت کو پل بھر میں درہم برہم کرنے کے لئے کافی ہے"

(احراری اخبار مجاہد ۔ ۱۵ اگست ۱۹۳۵ء)

یہ کون تھا جس کے دماغ کو "احرار کے دماغ" نے بھی "عظیم الشان دماغ" تسلیم کیا۔ اور ساتھ ہی اقرار کیا کہ احرار تو کیا وہ دماغ "بڑی سے بڑی سلطنت کو پل بھر میں درہم برہم کرنے کے لئے کافی ہے"۔ یہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات والاصفات تھی جسے چودہری صاحب نے باوجود شکست خوردہ ہونے کے شرافت نسبی کے باعث خراج تحسین ادا کیا۔

بڑا بول

جہاں ہمیں چودہری افضل حق صاحب کے مذکورہ بالا الفاظ یاد ہیں۔ وہاں ہم ان کا وہ بڑا بول بھی نہیں بھولے جو انہوں نے ۱۹۳۲ء میں وزیر اعظم پنجاب سر سکندر حیات کی کوٹھی پر بولا تھا۔ اور جو یہ تھا۔ کہ "ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ احمدی جماعت کو کچل کر رکھ دینگے"۔

چونکہ اب چودہری صاحب اس دنیا میں موجود نہیں۔ اور ان کا واسطہ اس احکم الحاکمین سے جا پڑا ہے جو حقیقی فیصلے کرتا ہے۔ اس لئے ہم صرف اتنا ہی کہتے ہیں۔ کہ صاحب بصیرت اصحاب دیکھیں۔ چودہری صاحب نے جماعت احمدیہ کے متعلق جو فیصلہ کیا۔ وہ نافذ ہوا۔ یا وہ جو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کر رکھا ہے کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"

مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء کے متعلق اعلان

حسب منظوری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بائیسویں مجلس مشاورت ۳۔ ۴۔ ۵ شہادت ۱۳۲۱ ہش مطابق ۳۔ ۴۔ ۵ اپریل ۱۹۴۲ء کو بمقام قادیان دارالامان منعقد ہوگی انشاء اللہ تعالےٰ

عبدالرحیم درد پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

خدام الاحمدیہ کا تیسرا سالانہ اجتماع پچھلے سال محرم کی تعطیلات میں منعقد ہوا تھا۔ اس سال کیونکہ یہ رخصتیں جنوری میں ہی آرہی ہیں۔ اس لئے یہ اجتماع ان دنوں میں منعقد نہ کیا جا سکے گا کیونکہ احباب جماعت کا جلسہ سالانہ کے اتنی جلدی بعد پوری تعداد کے ساتھ سالانہ اجتماع میں شریک ہونا مشکل ہوگا۔ اس سال یہ اجتماع انشاء اللہ تعالےٰ ماہ اکتوبر (اخاء) میں دسہرے کی تعطیلات میں منعقد ہوگا۔ خاکسار خلیل احمد جنرل سیکرٹری خدام الاحمدیہ مرکزیہ

وہ مرحومین جن کا جنازہ غائب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے پڑھا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۹ جنوری ۱۹۴۲ء کو بعد نماز جمعہ مندرجہ ذیل مرحومین کا جنازہ غائب پڑھایا۔

(۱) رسالدار سلطان سرخرو خان صاحب پنڈی گھیپ

(۲) میاں امام الدین صاحب والد بابو سلامت علی صاحب ہمزلف خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب

(۳) غلام سرور صاحب لیس نائک پسر میاں اللہ دتا صاحب پہریدار دفتر محاسب قادیان

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

ضروری اعلان

۲۹ دسمبر ۱۹۴۱ء بروز عید ایک بجے سپیشل ٹرین میں میاں محمد یوسف صاحب رنگ پورہ سٹریٹ گجرات کے پاس کوئی دوست جو ایم۔ ٹی میں کام کرتے ہیں ایک تھیلا قریباً ۱۵ اینچ لمبا اور ۱۰ اینچ چوڑا امرتسر میں بھول گئے ہیں جس میں مندرجہ ذیل اشیاء تھیں۔ ایک عدد قمیص ایک عدد پگڑی۔ ایک عدد چادر ایک عدد جانگیا۔ جن صاحب کی ہوں منگا لیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تمہاری زندگی اور موت محض خدا کے لئے ہونی چاہیئے۔

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے۔ جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے۔ اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے۔ جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں۔ بلکہ کچھ خدا کے لئے ہیں اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو۔ تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے۔ بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو۔ کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو۔ اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہوگا۔ بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے۔ تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے۔ اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر با برکت ہوگا۔ جس میں تم رہتے ہوگے۔ اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں! اور وہ شہر با برکت ہوگا۔ جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی۔ اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے۔ اور تعلق کو نہیں توڑو گے۔ بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے۔ تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے"۔ (الوصیت صفحہ ۹)

اخبار احمدیہ

خان صاحب کا خطاب نوروز کی تقریب پر گورنمنٹ نے جو خطابات دیئے ہیں۔ ان میں خان صاحب کا خطاب خواجہ عبید اللہ صاحب سب ڈویژنل آفیسر مالاکنڈ صوبہ سرحد کو بھی دیا گیا ہے اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

سپاس تعزیت جن دوستوں نے میرے والد صاحب مرحوم کی وفات پر تعزیت کے خطوط روانہ کئے ہیں۔ میں بذریعہ اخبار الفضل ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں افسوس ہے کہ میں بوجہ عدیم الفرصتی سب کو علیحدہ علیحدہ جواب تحریر نہیں کر سکا۔ خاکسار محمد الدین حال پوسٹ ماسٹر جھنگ

درخواست ہائے دعا (۱) محمد شریف صاحب ابن میاں عبد الحمید صاحب شیرانوالہ دروازہ لاہور کا پاؤں ایک سٹیشن پر گاڑی کے نیچے آگیا۔ جس کی وجہ سے وہ میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں (۲) جناب عبد الواحد خان صاحب انٹومولوجیکل اسسٹنٹ لکھو میوکس کولائٹس سے بیمار ہیں۔ ان کی اہلیہ صاحبہ اور بڑی لڑکی بھی اسی مرض سے بیمار ہیں (۳) چودہری محمد عبد اللہ صاحب ڈیرہ دون بعارضہ شدید نزلہ و زکام بیمار ہیں۔ ایک آنکھ کی بینائی ضائع ہو جانے کا بھی انہیں خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ (۴) محمد یعقوب صاحب ابن حاجی اللہ جوایا صاحب مرحوم ساکن چنیوٹ عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۵) جناب علی اصغر صاحب ہاشمی کلرک محکمہ نہر خانیوال جن کی ٹانگ جلسہ سالانہ کے ایام میں ایک موٹر کے نیچے آجانے کی وجہ سے ٹوٹ گئی تھی۔ وہ ابھی تک بیمار اور نور ہسپتال قادیان میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں:

دعائے مغفرت خاکسار کے بڑے بھائی میاں محمد اسمٰعیل صاحب بقضائے الٰہی رحلت فرما گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم نہایت مخلص نیک اور جوشیلے احمدی تھے۔ تبلیغ میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد ابراہیم عابد سیکرٹری تبلیغ ڈسکہ

جنگ کے عذاب سے نجات پانے کا ذریعہ اور ہندوستانی بھائیوں سے اپیل

خدا تعالےٰ کی بہت بڑی نعمت

خدا کے نبیوں کا وجود دُنیا کے لئے سب سے بڑی رحمت ہوتا ہے۔ ان کی بعثت سے معصیت اور عصیاں کی آگ فرو ہوتی ہے ان کے دامن سے وابستگی مُردہ روحوں کے لئے آبِ بقا کا کام دیتی ہے۔ قیدِ عصیاں میں گرفتار مُردہ دِل ان کی فیض شفا سے رستگاری اور نجات پاتے ہیں۔ غرض دُنیا میں انسان کے لئے نبوت سے بڑھ کر اور کوئی چیز باعث تسکین و اطمینان پیدا نہیں کی گئی۔

دُنیا پر تباہی کب آتی ہے

مگر افسوس دُنیا والے ایسے سراپا رحمت وجود سے جس کے دامن سے ان کی نجات وابستہ ہوتی ہے۔ ہمیشہ بُرا سلوک کرتے چلے آئے ہیں جب انسان اپنی معصیت اور نافرمانی کے سبب خدا سے دُور ہو جاتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کی رحمت اور محبت تقاضا کرتی ہے کہ وُہ اپنے نبیوں کو دُنیا میں بھیجکر انسانوں کو نجات اور رستگاری عطا کرے۔ اور اپنی رحمت اور نعمت سے حصہ وافر عنایت فرمائے۔ مگر ابنائے روزگار کی سنت یہی ہے۔ کہ ایسے حقیقی بہی خواہ و محسن وجود سے وابستہ ہو کر نعمائے الٰہی کے وارث ہو جاتے تو درکنار الٹا اسی کی مخالفت کر کے اس کو مٹانا چاہتے ہیں۔ اور اس کے برباد کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔ جب انسان مشرک ہو جاتے۔ بے دین ہو جاتے۔ نافرمان ہو جاتے۔ ہر طرح کی معصیت کے مرتکب ہوتے اور تمام منہیاتِ الٰہی میں پھنس جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ کی رحمت جوش مارتی ہے۔ اور وُہ اپنے مشرک بے دین۔ نافرمان اور معصیت کے مرتکب بندوں کی نجات کے لئے اپنی عظیم ترین رحمت یعنی انبیاء نازل فرماتا ہے لیکن جب انسان ایسے محسن وجود کی پوری پوری قدر کرنے کی بجائے اس مبارک وجود کے مٹانے کے لئے کمر کس کر تیار ہو جاتے ہیں۔ تو اس وقت خدائے جبّار و قہّار کے غضب کی آگ بھڑک اُٹھتی ہے۔ اور دُنیا میں تباہی و بربادی پھیل جاتی ہے العیاذ باللہ۔

بعثت مسیح موعود علیہ السلام

موجودہ زمانہ جس طرح تمام گزشتہ مصلحین کے ظہور کا زمانہ ہے اسی طرح تمام نبیوں کے بروز کے ظہور کا بھی زمانہ ہے۔ اس وقت خدائے رحمان و رحیم نے قادیان کی مبارک سرزمین سے تمام نبیوں کے بروز موعودِ کل ادیان حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ حضرت محمد مصطفےٰ رسُول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ہم کو اپنے منذرانہ کلام میں متنبہ فرمایا تھا۔ کہ حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر مجھ تک تمام انبیاء نے اپنی اُمت کو دجال کے فتنہ سے ڈرایا ہے۔ اور میں بھی تم کو دجال کے فتنہ سے ڈراتا ہوں۔ اور ساتھ ہی آپ نے اپنی اُمت کو بشارت دی تھی۔ کہ دجّال کے فتنہ کو دُور کرنے کے لئے تمام نبیوں کا مظہر مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ گویا۔ جس وقت تمام فتنے ظاہر ہوں گے۔ اس وقت تمام نبیوں کے بروز کے ظہور کا وقت ہوگا۔ اسی کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی جری اللہ فی حلل الانبیاء ہماری راہ نمائی کرتی ہے اور ذیل کے اشعار اشارہ کرتے ہیں۔ ؎

آدم نیز احمد مختار
در برم جامہ ہمہ ابرار

زندہ شد ہر نبی بہ آمدنم
ہر رسُولے نہاں بہ پیراہنم

آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام

سو الحمد للہ کہ اس پاک۔ اور سراپا رحمت وجُود نے ہندوستان کی سرزمین میں ظاہر ہو کر نعمائے الٰہی کے حصُول کے لئے صلائے عام دی۔ مخلوقِ الٰہی کو اللہ تعالےٰ کی رحمت سے حصہ لینے کے لئے منادی دی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ ؎

میں وُہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وُہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

قوم کے لوگو ادھر آؤ۔ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیوں بیٹھے ہو تم لیل و نہار

تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف ہے
سرزمینِ ہند میں بہتی ہے نہر خوشگوار

مگر افسوس صد افسوس۔ کہ غیر مذاہب کے لوگ تو الگ رہے۔ خود اُمتِ محمدیہ کے ناعاقبت اندیش افراد نے بھی اس موعودِ کل ادیان سے وُہی ناروا سلوک کیا۔ جو اقوامِ سابقہ نے اپنے زمانے کے رسولوں کے ساتھ برتا تھا۔ اور اس طرح اس عالمگیر عذاب کو دُنیا نے خود دعوت دی۔ جو رحمۃ للعالمین کے ظہور سے معرضِ التواء میں پڑا ہوا تھا۔ اس رحمۃ للعالمین نے کس پیار سے اپنی آمد کی اطلاع دی۔ اس کے مطالعہ سے دل سرور سے بھر جاتا ہے۔ اگر دُنیا نے آپ کی آواز پر کان دھرا ہوتا۔ تو آج یہ روز بد دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ؎

غافلاں من زیار آمدہ ام
ہمچو بادِ بہار آمدہ ام

ایں زمانہ زمانۂ گلزار
موسم لالہ زار بادِ بہار

پھر فرماتے ہیں۔ ؎

زماں بنقطہ بیامد ہنوز در خوابی
شنو ز ہر زماں از ہاتف ایں ندا باشد

چو غنچہ بود جہانے خموش و سربستہ
من آمدم بقدوم کہ از صبا باشد

مسلم است مرا از خدا حکومت عام
کہ من مسیح خدایم کہ بر سما باشد

موجُودہ جنگ کا عذاب

اللہ تعالےٰ کی اس نعمت غیر مترقبہ کی ناقدری کی گئی۔ جس کی بشارت اس نے تمام نبیوں کے ذریعہ دی تھی۔ آخر کار دُنیا میں وُہ جہنم بھڑکائی گئی۔ جس کے تصور سے ہی رُوح کانپنے لگتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس وقت کی خبر دیتے ہُوئے فرمایا تھا۔ اس دن سب پر اُداسی چھا جائے گی۔ سو آج کون ایسا سنگدل ہوگا جس پر اُداسی نہ چھا گئی ہو یہ عالمگیر جنگ سرکش اور باغی مخلوق کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔ یہ آگ تمام جہان کو جلا رہی ہے۔ آن کی آن میں لاکھوں انسان موت کے گھاٹ اُتارے جا رہے ہیں۔ دیکھتے دیکھتے گرد و نواح ایک سرسبز و شاداب زمین ریگستان و بنجر بنتی جا رہی ہے۔ یہ وُہ عذابِ الٰہی اور آتشِ دوزخ سلگائی گئی ہے جس کا ظہور ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک کبھی نہیں ہوا۔ اور اس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آج سے چالیس سال قبل تمام بندگان خدا کو بیدار کرنے کے لئے مشتہر کر چکے تھے۔ تا کہ بندے اللہ تعالےٰ کے ساتھ صلح کریں۔ اور اس کی سخت گرفت سے بچ جائیں۔

عذاب سے نجات پانے کی صُورت

چنانچہ حضُور نے فرمایا:۔

" یاد رہے۔ کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو۔ کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئیں گے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کے نمونہ ہونگے۔ اور اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں آبادی نہ تھی۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہُوں۔ کہ تم شائد ان سے زیادہ مصیبت کا مونہہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا۔ تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہُوں۔ میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو۔ تا تم پر رحم کیا جائے"

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں ؎

آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
آسماں اے غافلو! اب آگ برسانے کو ہے

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
فضل کا پانی پلا اس آگ برسانے کے دن

میرے دِل کی آگ نے آخر دکھایا کچھ اثر
آ گئے ہیں اب زمیں پر آگ بھڑکانے کے دن

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

وہ جو تھے اونچے محل اور وہ جو تھے قصر بریں
پست ہو جائینگے جیسے پست ہو اک جائے غار
ایک ہی گردش میں گھر ہو جائیں گے مٹی کے ڈھیر
جس قدر جانیں تلف ہوں گی نہیں ان کا شمار
تم سے ہے غائب مگر میں دیکھتا ہوں ہر گھڑی
پھرتا ہے آنکھوں کے آگے وہ زماں وہ روزگار

ہندوستانی بھائیوں سے اپیل

آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دردناک پیشگوئی کے مطابق آگ برسانے کے دن دنیا میں آ چکے ہیں۔ خشکی اور تری میں بڑے زور سے آگ برسائی جا رہی ہے۔ آبادیاں ویرانوں کی شکل اختیار کر رہی ہیں۔ قصر بریں اور اونچے محل جائے غار بن رہے ہیں۔ یورپ و ایشیا اور جزائر پر آگ کی بارشیں برسائی جا رہی ہیں۔ اس وقت میں ہندوستانی بھائیوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک کلام پیش کر کے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس نہر کوثر سے سیراب ہو کر جنگ کی آتش جہنم کو فرو کریں۔ اگر خدا سے اس وقت بھی صلح کر لی جائے۔ تو ضرور ہے کہ اس جنگ کے عذاب سے خدا تعالیٰ ہندوستان کو محفوظ کر دے لیکن اگر انکار پر اصرار کیا گیا تو اہل ہند کو اس موعود کل ادیان کی تنبیہ کے مطابق بہت بڑھ کر روز بد دیکھنے کے لئے منتظر رہنا چاہیئے۔ (العیاذ باللہ) اعوذ باللہ من غضب الجبار۔ حضور علیہ السلام نے تمام دنیا کی حالت بیان کرنے کے بعد ہندوستانیوں کو خاص طور پر ہوشیار کرتے ہوئے ان کو بشارت دی ہے کہ توبہ کا دروازہ آخر وقت تک کھلا ہے اس لئے توبہ کرو تا خدا کی گرفت سے بچ جاؤ۔

پس میری ہم وطن بھائیوں سے درخواست ہے کہ اس مبارک اور سراپا رحمت وجود سے وابستہ ہو جائیں۔ اور اس کے موعود فرزند کی خلافت کے جھنڈے تلے جمع ہو کر حسنات دارین حاصل کریں۔ تب یہ جنگ کی آگ نعمائے جنت سے بدل جائے گی۔ ان فی ذالک لذکریٰ لمن کان لہ قلب۔ اب میں وہ بشارت آمیز کلام پیش کرتا ہوں حضور فرماتے ہیں:-

اے اہل ہند کہ دامن آخر زماں بسوخت
از بہر چارہ آتش بخشد ابر کوثرم
واللہ کہ ہمچو کشتی نوحم ز کردگار
بے بہرہ آنکہ دور بماند ز لنگرم

و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین

خاکسار سید محمد محسن احمدی عفا اللہ عنہ

میں احمدی کیوں ہوا؟

میں عرصہ دراز سے جماعت احمدیہ کا لٹریچر پڑھ رہا تھا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۴۱ء کے جلسہ سالانہ پر میں نے احمدیت قبول کی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوا۔ اس پر میرے بہت سے احباب اور رشتہ داروں کے خطوط آئے ہیں۔ میں ان سب کی خدمت میں نہایت ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ فرداً فرداً خطوط کا جواب لکھنے کی بجائے میں اپنے احمدیت قبول کرنے کا باعث "الفضل" کے ذریعہ ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں گا۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ پڑھ کر مطمئن ہو جائیں گے اور اگر چشم بصیرت وا کریں گے۔ تو انہیں بھی احمدیت میں داخل ہونا ضروری نظر آئے گا۔

خوبی اور فضیلت وہ ہے جس کا دشمن بھی اقرار کرے۔ اور پھر ایمان لے آئے۔ میں آج سے چند سال قبل یقیناً احمدیت کا دشمن تھا۔ مگر محض اس لئے کہ دشمنی کرنی تھی۔ ورنہ اس میں دلائل اور سچائی کا گزر نہیں تھا۔ مجھے زندگی میں کئی ایک احمدی اصحاب سے دوستی کا فخر حاصل رہا ہے۔ جنہوں نے مجھے مذہب سے بے پروا اور آزاد منش جان کر تبلیغ کرنے کی کوشش گو کم کی۔ لیکن میں ضرور ان کے روزانہ طریق عمل اور پاکیزہ زندگی کو دیکھ کر اکثر متاثر ہوتا تھا۔ حتیٰ کہ میں نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا۔ کہ ان لوگوں سے کتابیں لے کر پڑھوں۔ اور خفیہ طور پر دیکھوں کہ یہ کہتے کیا ہیں۔ میں نے اکثر دیکھا ہے۔ ہر احمدی ایک جنونی مسلمان ہوا کرتا ہے۔ جس کی حرکات و سکنات سے تبلیغ کا راز آشکار ہوتا ہے۔ جہاں کہیں وہ کسی کو آمادہ استماع خیال کرتا ہے۔ جھٹ اس کے ساتھ سائے کی طرح لگ جاتا ہے۔ اور اپنے خیالات منوانے کی کوشش کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ احمدیت کی روشن زندگی کی یہ بیّن مثال ہے۔ کہ اس نے اپنے نام لیواؤں میں وہ تڑپ جنون اور سپرٹ پیدا کر دی ہے۔ جو عام مسلمانوں میں مفقود ہے۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے بلکہ میرا ذاتی تجربہ ہے۔ کہ جہاں کہیں احمدیت کے اچھے خیالات لوگوں کے گوش گزار کرنے کی کوشش کی گئی۔ سننے والوں نے محض ذاتی عناد اور بغض و کینہ کی وجہ سے ان خیالات کو پس پشت ڈالنے کی سعی کی۔ اور حتی الوسع ان خیالات محمودہ کو ردی کی ٹوکری میں پھینکا۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حقیقی رنگ میں پیش کرنے والوں کو بنظر استحقار دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو راہ ہدایت پر لائے۔ اور صحیح معنوں میں خادم دین بنائے آمین۔

کسی مذہب کی صداقت معلوم کرنے کا یہی طریق ہوتا ہے۔ کہ اس کے متبعین اور پیرووں کو دیکھا جائے۔ کہ وہ کیسے ہیں۔ ان میں دوسروں کی نسبت کوئی امتیازی نشان پایا جاتا ہے یا نہیں۔ دوسروں کی نسبت اپنے افعال و اعمال میں نمایاں نظر آتے ہیں یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسیہ کا ماننے والوں پر جو عجیب و غریب اثر ہے اس کا پہلا نشان یہ ہے کہ سلسلہ کا ہر فرد دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرتا ہے۔ ہر احمدی کی یہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ وہ اشاعت اسلام میں کوئی مفید کام کر سکے۔ اس کے نتیجہ میں تبلیغ اسلام کا وہ شاندار کام ہو رہا ہے۔ جس کی نظیر صفحۂ ہستی پر نہیں ملتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نہیں کیا۔ کہ لوگوں کو چن چن کر سلسلہ میں داخل کیا۔ اور مختلف قسم کے عیوب میں مبتلا اور برے نقائص لوگوں کو دھتکار دیا۔ بلکہ ہر ایک کو اپنے سایۂ شفقت میں جگہ دی۔ جتنی کسی میں کمزوری دیکھی۔ اتنی ہی زیادہ اس پر شفقت کی۔ نمازوں سے غافل، روزوں سے بے پروا زکوٰۃ اور حج پر ہنسی اڑانے والے اور قرآن کو نہ سمجھنے والوں کو لیا اور انہیں عاشق قرآن اور عاشق اسلام بنا دیا۔ اور اسلام کے ارکان کی معقولیت کا قائل کر دیا۔

پھر یہ نہیں کہ آپ کے پیرو جاہل ہیں۔ بلکہ علماء فضلاء۔ بیرسٹر وکیل۔ تاجر غرضیکہ ہر طبقہ کے اعلےٰ تعلیم یافتہ لوگ ہیں۔ اب بتائیے اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے غالب آنے والی نہ تھی۔ تو کیا تھا۔ "اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے۔ اور جو اچھا پھل نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ پس ان کے پھلوں سے تم ان کو پہچانو گے"۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ایک فارسی نظم میں خدا تعالیٰ سے عاجزی کے ساتھ عرض کیا۔ کہ اے مولا اگر میں سچا نہیں ہوں۔ اور یہ سب باتیں میں نے اپنے پاس سے بنائی ہیں۔ اور تو نے مجھے نہیں بھیجا۔ تو میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ نہ صرف مجھ پر بلکہ میرے بیوی بچوں پر آگ برسا۔ ایک طرف تو یہ بددعا کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جھوٹا آدمی اپنے لئے بددعا نہیں کر سکتا پھر باوجود ایسی خطرناک اور دل ہلا دینے والی بددعا کے آپ ترقی پر ترقی کرتے ہیں۔ آپ کی اولاد بڑھتی ہے۔ آپ کی جماعت میں نہایت سرعت کے ساتھ ترقی ہوتی ہے۔ احمدیت کی تعلیم دنیا میں پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ دشمنوں کو ذلت اور نکبت کا مونہہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے خدا کی قسم اگر خدا موجود ہے۔ اور یقیناً ہے۔ تو ایسا کہنے والا کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اور یقیناً وہ خدا کی طرف سے ہے یہی وجہ ہے کہ وہ ہر میدان میں کامیاب رہا۔ اور ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ آپ کی صداقت کا اقرار کرے اور آپ کی غلامی میں داخل ہو کر خدمت اسلام میں مصروف ہو جائے۔

خاکسار۔ عبدالرحیم از جہلم

جاپان کا نہایت لغو پروپیگنڈا

جاپان کے خلاف ترکی اور عرب ممالک میں اس کے پروپیگنڈے کی وجہ سے نفرت اور حقارت کے جذبات پیدا ہیں۔ جس میں کہا گیا تھا کہ ہٹلر پیغمبر اسلام حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا براہ راست جانشین ہے۔ اس سلسلے میں اسلامی ممالک کے نام جاپان ریڈیو نے یہ مضحکہ خیز اور لغو روایت پیش کی۔ جو آج تک کسی جرمن ریڈیو یا اخبار نے بھی نقل نہیں کی۔ کہ ہٹلر جب پیدا ہوا تھا تو اس کی کمر کے گرد سبز رنگ کا پٹکا تھا۔

جاپان ریڈیو نے یہ روایت پیش کر کے اسلامی ممالک سے کہا تھا۔ کہ وہ ہٹلر کی امداد کریں۔ مگر اس پروپیگنڈا کا اثر ریڈیو کے بیان کے مطابق یہ اثر ہوا ہے کہ جاپان کے خلاف مختلف اسلامی ممالک میں نفرت اور حقارت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

تجھے غیر سمجھوں تو خوار ہوں!

خاکسار گذشتہ جنگ عظیم کے زمانہ میں سیالکوٹ چھاؤنی میں ۱۹۱۹ء سے ۱۹۲۳ء تک رہا۔ زیادہ قیام میرا چھاؤنی میں رہا۔ جہاں مولوی مبارک علی صاحب اکثر درس دیا کرتے تھے وہ غیر مبائع اصحاب لاہور کی طرف سے تدریج تبلیغ کے لئے مقرر تھے۔ کچھ ماہانہ بھی ملا کرتا تھا۔ ان کے درس میں ہم مبایعین بھی چلے جایا کرتے تھے۔

مولوی صاحب ایک دن درس دے رہے تھے کہ اتنے میں ان کے بڑے فرزند ڈاکٹر محمد یوسف صاحب جو پشاور سے تشریف لائے ہوئے تھے آگئے۔ ایک موقعہ پر انہوں نے دریافت کیا۔ مولوی صاحب! مومن اور منکر دو گروہوں کا ذکر تو قرآن شریف میں موجود ہے۔ لیکن اس تیسرے گروہ کا جسکو غیر مبایعین کہتے ہیں۔ کہ مسیح موعود کے نہ ماننے والے بھی مومن ہیں۔ کہیں پتہ نہیں ملتا۔ اسپر مولوی صاحب خاموش رہ گئے۔ اور کوئی تسلی بخش جواب نہ دے سکے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف بہت آزاد خیال تھے۔ السلام علیکم کی بجائے وہ کبھی سری واہگورو جی کا خالصہ بھی کہدیا کرتے تھے

مولوی صاحب کے ایک دوسرے فرزند محمد سعید نامی تھے۔ جو چھاؤنی میں عطاری کی دوکان کرتے تھے۔ ایک دن وہ اپنے والد مولوی مبارک علی صاحب کو مخاطب کرکے کہنے لگے جس نے خلیفہ بننا تھا۔ وہ خلیفہ بن گیا۔ جس نے امیر بننا تھا وہ امیر بن گیا۔ تمہیں تو کسی نے پوچھا تک بھی نہیں۔ کہ کہاں بستے ہو۔ محمد سعید صاحب کا رویہ چونکہ سخت تھا۔ اس لئے میں نے بعد میں اُن سے پوچھا کہ آپ اپنے والد ماجد سے ایسے رنگ میں کیوں پیش آتے ہیں؟ انہوں نے جواباً کہا۔ کہ مولوی صاحب ایسے ہی ہیں۔ وہ اپنے والد کے سخت مخالف تھے۔ انہوں نے مجھے ایک رسالہ دکھایا جس میں مولوی صاحب کا منظوم کلام چھپا ہوا تھا۔ اس میں ایک لمبا قصیدہ اُردو میں تھا۔ اس کے دو شعر خاص کر انہوں نے نوٹ کر رکھے تھے۔ جو کہ انہوں نے مجھے بھی دکھائے۔ اور وہ یہ تھے:-

تو نبی وقت ہے اے امین تو ہے خاتم مرسلین
تو رسول حق ہے کفیل دین ترے منصبوں پہ نثار ہوں
تری سمع روح رسول ہے تو جناب حق میں قبول ہے
تو رسول عین رسول ہے۔ تجھے غیر سمجھوں تو خوار ہوں

میں نے کئی بار دیکھا کہ محمد سعید صاحب مولوی صاحب سے مقابلہ کرنے لگ جاتے۔ اور وہ بھی سر بازار۔ مولوی صاحب کی لمبی داڑھی بھی خاک اڑانے دیکھی لیکن آخر میں انہوں نے داڑھی کو بالکل خشخشی سا کرادیا۔ اور مونچھیں بڑی بڑی رکھیں۔ اپنے تئیں چوہدری کہلانا بہ نسبت مولوی صاحب کے زیادہ پسند کرتے تھے۔ ایک امر جو قابل عبرت ہے یہ ہے کہ ان کی اولاد احمدیت سے بیگانہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سخت مخالف ہو چکی تھی جو حقیقتہً حضرت مسیح موعود کی مبشر اولاد کی بیجا دشمنی کا نتیجہ ہے

(حاجی محمد اسمٰعیل ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر محلہ دارالبرکات)

مونگھیر میں سیرت پیشوایان مذاہب کا عظیم الشان جلسہ

مونگھیر میں سیرت پیشوایان مذاہب کا جلسہ ۵ ار دسمبر کو زیر صدارت رائے بہادر ہیم چندر بوس ایڈووکیٹ ٹاؤن ہال مونگھیر میں منعقد ہوا۔ اردو، ہندی اور انگریزی اشتہاروں اور دعوتی رقعوں کے ذریعہ جلسہ میں شرکت کی دعوت اور اس کے اغراض و مقاصد سے پبلک کو اچھی طرح آگاہ کر دیا گیا تھا۔ جماعت نے پوری کوشش کی کہ جہانتک ہو سکے۔ اعلیٰ قابلیت کے لیکچراروں سے درخواست کی جائے کہ وہ مذہبی راہنماؤں کی پاک سیرت اور ان کی تعلیم لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ اور جماعت اس مقصد میں بہت حد تک کامیاب رہی۔ چنانچہ ایک کثیر اور اعلیٰ تعلیم یافتہ پبلک کے سامنے پروفیسر سیتارامن صاحب تھیوسافسٹ جمالپور نے شنکر اچارج پر مسٹر رام دھن سنگھ صاحب ایم اے ہیڈ ماسٹر ٹاؤن ہائی سکول نے رام چندر جی۔ مسٹر سری کرشن صاحب مصرا ایم اے بی ایل نے سری کرشن جی۔ مولانا حکیم خلیل احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ مونگھیر نے مہاتما بدھ۔ پروفیسر رامن کے دو اسٹوڈنٹس میں سے ایک نے مہابیر جین اور دوسرے نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاک سیرت اور آپ کی تعلیم پر روشنی ڈالی۔

مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک حالات زندگی اور اسلام کی تعلیم پیش فرمانے کے علاوہ موجودہ زمانہ کے مصلح اعظم اور نبی اللہ کی صلح کی تجاویز جو آپ نے اپنی مبارک تصنیف پیغام صلح میں بیان فرمائی ہیں۔ نہایت واضح طور پر اور نہایت لطیف پیرایہ میں بیان کیں۔ اور ملک سے اپیل کی۔ کہ وہ ضرور ان تجاویز پر غور کریں۔ کیونکہ ان پر عمل کرنے سے ہمارے ملک میں حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے۔ اور لوگ صلح اور آشتی سے زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ اس وقت ساری دنیا ہیبتناک جنگ کی لپیٹ میں آگئی ہے۔ اور ہمارا ملک ہندوستان بھی سخت خطرہ میں ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ لوگ شاہزادہ امن کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں۔ تا دنیا کی مصیبت دور ہو۔

اس جلسہ کے صدر رائے بہادر صاحب (جو مذہبی امور سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور مذہبی لٹریچرز کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں) اور دیگر مقرروں نے بیان فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی یہ تحریک نہایت مبارک ہے اور اس پر عمل پیرا ہونے سے حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے۔ ہم اس جلسہ کے صدر اور تمام مقررین خصوصاً پروفیسر سیتارامن (جو جمالپور میں نہایت ہی ممتاز عہدے پر ہیں) کے نہایت ممنون ہیں۔ کہ وہ تکلیف اٹھا کر جمالپور سے تشریف لائے۔ اور اپنے اسٹوڈنٹس کو بھی جلسہ کے لئے تیار کیا۔ اسی طرح ہم پبلک کے نہایت ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے تمام تقریروں کو گہری دلچسپی اور امن و سکون سے سنا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ اسکے بہترین نتائج پیدا کرے۔

(خاکسار عبدالباقی ایم۔ اے احمدیہ کالونی سعدی پور مونگھیر)

تحریک جدید سال ہشتم میں مالی قربانی کا معیار

عہدہ داران کا فرض

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تحریک جدید سال ہشتم کے خطبات پڑھ کر ہر احمدی کے دل میں یہ سوال پیدا ہوا ہو گا کہ کم سے کم کس قدر قربانی کریں جو قربانی کہلا سکے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب ہو جائے۔ اس لئے اس معیار کا پیش کردینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ فرمایا:-

اپنی نیتوں اور ارادوں کو درست کرو

(۱) "ہم نے اس تحریک سے اشاعت دین کیلئے ایک عظیم الشان بنیاد رکھنے کی نیت کی ہوئی ہے۔ اور اس میں کیا شبہ ہے کہ مومن نیت تک ہی اپنے کام کی حفاظت کر سکتا ہے۔ نیت کے بعد جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور اسکی نصرت سے ہوتا ہے۔ گو اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ نیت صالح بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدا ہوتی ہے مگر پھر بھی نیت اور ارادہ ہی ایسی چیز ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو آزاد بنایا ہے۔ ورنہ اعمال حالات کے لحاظ سے بالکل بدلتے جاتے ہیں۔ اسلئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ الاعمال بالنیات۔ یعنی اعمال نیتوں کے تابع سمجھے جاتے ہیں۔ نیت عمل کے تابع نہیں سمجھی جاتی۔ پس اپنی نیتوں کو درست کرو۔ اپنے ارادوں کو نیک بناؤ۔ اور اپنی کمروں کو کس لو"۔

تحریک جدید میں پہلی بات تو یہ ہے کہ اپنی نیتوں کو درست کرلو۔ اسکے بعد معیار کا سوال آتا ہے۔ اس کے متعلق فرمایا:-

(۲) "ہماری جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی ایک ماہ کی آمد سے زیادہ چندہ دیتے ہیں۔ بلکہ ایسے بھی ہیں جو قریباً ۲ ماہ کی آمد کے برابر اسمیں چندہ دیتے ہیں۔

اسی طرح بعض اپنی ماہوار آمد کا ۹۰ نوّے فیصدی چندہ دیتے ہیں۔ بعض اپنی ماہوار آمد کا ۸۰ اسّی فیصدی چندہ دیتے ہیں۔ بعض اپنی ماہوار آمد کا ۷۰ ستّر فیصدی چندہ دیتے ہیں۔ بعض اپنی ماہوار آمد کا ۶۰ ساٹھ فیصدی چندہ دیتے ہیں۔ اور بعض اپنی ماہوار آمد کا ۵۰ پچاس فیصدی چندہ دیتے ہیں"۔

(۳) "پس اپنی نیتوں کو درست کرو۔ اور ان نیتوں کے مطابق عمل کرنیکی کوشش کرو۔ تاکہ اس دس سالہ جہاد کا اختتام تمہیں اس دس سالہ جہاد کے آغاز سے بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث کرے۔ اور کہ تمہارے بیعت میں داخل ہونیوالے دن سے تمہاری موت کا دن تمہارے لئے زیادہ شاندار ہو"۔

مخلصین کا فرض

پس وہ جو سال ہشتم میں اپنا وعدہ دے چکے ہیں یا اب دینے والے ہیں۔ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات کی تعمیل میں اپنی نیت درست کریں اور اپنی مالی قربانی کا وعدہ قابل تعریف نمونہ سے اپنے امام کے حضور پیش کریں۔ جو کم سے کم اگلی ایک ماہ کی آمد سے زیادہ ہو۔ اور آمد میں ملازمت کی آمد اور دوسری قسم کی جو آمد بھی ہو۔ وہ شامل کرکے اپنا وعدہ کریں۔ جو وعدے کر چکے ہیں۔ وہ اپنے پہلے وعدوں میں اتنا اضافہ کریں کہ ان کی ہر قسم کی آمد کے برابر کم سے کم سال ہشتم میں ہو جائے۔ اور جو وعدے کرنیوالے ہیں۔ وہ اب وعدے اپنی رقم کی ایک ماہ کی آمد کے برابر کرلیں۔ اور جماعتوں کے عہدہ داران کو فوری توجہ کرکے ان کو ان کا حساب ... ہشت سالہ نقشہ کی صورت میں پیش کرنا چاہیئے۔ لیکن اگر کسی جگہ کے عہدہ دار سستی کریں۔ تو وعدہ کرنیوالے مجاہدوں کو چاہیئے کہ وہ خود اپنا حساب اپنے سامنے رکھکر دیکھ لیں۔ کیونکہ ہر شخص کو اپنا حساب یاد ہے۔ اگر نہ ہو تو فنانشل سیکرٹری تحریک جدید سے فوراً خط لکھ کر معلوم کرلیں۔

(برکت علیخان فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۰۳۷:۔ منکہ سیدہ رضیہ بیگم زوجہ سید اعجاز احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میرا زیور طلائی کانٹے وزنی ۷ ماشے ۴ رتی قیمتی مبلغ ۵۰ روپے ایک عدد انگوٹھی طلائی وزنی ۳ ماشے ۶ رتی قیمتی ۔/۲۲ کل قیمت ۔/۷۲۔ نیز میرا حق مہر مبلغ ۵۰۰ روپے ہے۔ جو ابھی تک میرے شوہر کے ذمہ قابل ادا ہے۔ علاوہ اس کے میری اسوقت کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنی اس موجودہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جسقدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الراقمہ:۔ سیدہ رضیہ بیگم۔ گواہ شد: سید اعجاز احمد مولوی فاضل خاوند موصیہ مبلغ سلسلہ احمدیہ۔ گواہ شد: سید موسیٰ رضا احمدی والد موصیہ۔

نمبر ۶۰۳۸:۔ منکہ حکیم شوق محمد ولد چودھری اللہ بخش صاحب قوم ککے زئی پیشہ زمینداری عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن لمین کرال ڈاکخانہ تبڑہی ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴۲ ۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری زمین واقعہ موضع لمین کرال ۱۹ کنال (دو گھماؤں تین کنال) ہے۔ جو اپنی ملکیتی ہے۔ وہ ۱½ گھماؤں ہے۔ اور ۴ کنال ہبہ کی زمین ہے۔ اور تین کنال بیع لی ہوئی زمین جس کی قیمت بہ تفصیل ذیل ہے۔ کل زمین ۲ گھماؤں ۳ کنال بحساب ۲۰۰ روپے فی گھماؤں کل ۴۳۰ روپے۔ اس کے علاوہ مکان رہائشی موضع لمین کرال میں ہے۔ جو اس وقت بوسیدہ حالت میں ہے۔ اور اس کی قیمت لکڑی جو چھتوں پر ڈالی ہوئی ہے۔ کا اندازہ چالیس روپے ہے۔ گویا اس طرح ۴۳۰ + ۴۰ = ۴۷۰ روپے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ اور اسوقت میں بیکار ہوں۔ ۴۷۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور یہ مبلغ ۴۷ روپے کی رقم ایک دو سال کے عرصہ میں ادا کرنیکا اقرار کرتا ہوں۔ اور اگر مجھے اور کوئی آمد از پیشہ حکمت ہوتی رہی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ العبد:۔ حکیم شوق محمد از لمین کرال۔ گواہ شد: محمد حسن المعروف بابا محمد حسن بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد اسحاق پسر حکیم شوق محمد صاحب۔

نمبر ۶۰۲۷:۔ منکہ اللہ لوک ولد کرم الٰہی قوم موچی طلو پیشہ موچی عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن ترگڑی ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۲ ۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) میری موجودہ جائیداد ایک مکان واقعہ ترگڑی قیمتی اندازاً ساڑھے چار صد روپیہ (۲) زمین ڈیڑھ کنال ڈیڑھ مرلہ واقعہ محلہ دارالبرکات قیمتی ۳۰۰ روپے (۳) زمین ۶ کنی ۶ مرلہ واقعہ لاہور محلہ محمد نگر قیمتی ۱۵۰۰ روپیہ جسمیں میرا حصہ ۳۰۰ روپے کا ہے یعنی میں ۱/۵ حصہ کا مالک ہوں۔ کل جائیداد ایک ہزار پچاس روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ واضح رہے کہ میں بوڑھا ہوں۔ اب ان سفید ٹکڑوں پر مکانات وغیرہ خود تیار کروائینگے۔ میری جائیداد وہی گنی جائیگی۔ جو میں نے درج وصیت کردی ہے۔ مکانیت وغیرہ سے میرا کوئی تعلق نہ ہوگا۔ اور نہ میری وصیت پردہ حاوی ہوسکیگا۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ اگر بوقت وفات میری اور جائیداد ثابت ہو۔ تو جو میں خود تیار کروں یا بناؤں۔ تو پھر یہ وصیت اسپر حاوی ہوسکیگی۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا موصی اللہ لوک گواہ شد: عبداللہ جنڈو ساہی۔ گواہ شد:۔ محمد جمال میر ترگڑی۔

نمبر ۶۰۳۶:۔ منکہ مسماۃ نیکاں زوجہ ملک غلام نبی صاحب قوم اعوان عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت اندازاً ۱۹۳۰ء ساکن پنڈوری ڈاکخانہ چک بیلی خاں ضلع اٹک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۱ ۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ (۱) ایک گائے قیمتی مبلغ ۵۰ روپیہ (۲) حق مہر مبلغ ۵۰۰ روپے جو ابھی میرے خاوند ملک غلام نبی صاحب اے۔ ڈی۔ آئی مدارس بمقام دریا خاں ضلع میانوالی کے ذمہ ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے وقت میری کوئی دیگر جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔ میری ماہوار آمد کوئی نہیں اگر کبھی ہوئی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرونگی۔ اول تو مندرجہ بالا جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ میں اپنی زندگی میں ہی ادا کردونگی۔ اگر میں ادا نہ کرسکی۔ تو میرے ورثاء اس حصہ کی ادائیگی کے پابند ہونگے۔

الراقمہ:۔ نشان انگوٹھا مسماۃ نیکاں گواہ شد: ملک محمد صادق بی۔ اے محلہ دارالرحمت۔ گواہ شد:۔ ملک غلام نبی اے۔ ڈی۔ آئی خاوند موصیہ حال اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس دریا خاں ضلع میانوالی۔ کتبہ:۔ محمد جعفر وکیل کیمل پور۔

نمبر ۵۸۴۰:۔ منکہ عبدالستار ولد چوہدری رانجھا قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن کھر پیڑ ڈاکخانہ قصور ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴۱ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت جائیداد ۱۰ ایکڑ زمین ہے۔ جس کی کل قیمت ۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں ۱۰۰ روپیہ انشاء اللہ اپنی زندگی میں ہی ادا کردونگا۔ اس کے علاوہ سکنی مکان جسکی قیمت ۱۰۰ روپے ہے۔ اور مویشی موجودہ وقت میں جن کی قیمت ۲۰۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں یہ کل رقم ۱۳۰۰ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔

دوستوں کے شدید تقاضہ پر آخیر رعایت کا
آخری چانس!

اگرچہ رعایت آخیر دسمبر کو دی جا چکی ہے۔ مگر دوستوں کے اس غیر معمولی تقاضا پر کہ بوجہ بڑے دنوں کی تعطیلوں کے ہم سفر پر تھے۔ اور بروقت رعایت کا علم نہ ہو سکا۔ اس لئے ایک دفعہ پھر رعایت کا موقعہ دیا جائے لہٰذا ۲۰، ۲۱، ۲۲ جنوری ۱۹۴۲ء کو ایک دفعہ پھر یہ موقعہ دیا جاتا ہے۔ اس لئے جو دوست ان تاریخوں پر اپنے خطوط ڈاکخانہ میں ڈالینگے۔ انہیں حسب ذیل ادویہ نصف قیمت پر ملیں گی۔ بوجہ جنگ ادویہ بہت گراں ہو چکی ہیں۔ اسلئے نصف رعایت کا یہ آخری چانس ہے۔ پھر یہ سنہری موقعہ نہیں ملے گا۔

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا۔ ابتدائی موتیابند وغیرہ وغیرہ۔ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے نصف قیمت ایک روپیہ چار آنے محصولڈاک علاوہ

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہٰذا آپ کو بھی یہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کا موتی سرمہ استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا موتی سرمہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔"

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت بالکل پُرلطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی سے اس کا استعمال شروع کر دیں۔ ہیرا ہیرا ہے اس سے اپنا شدہ کمزوری کو دور کرنے کے لئے بھی بے نظیر چیز ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپیہ نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

ایک تجربہ کار سند یافتہ ڈاکٹر کی رائے

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایس۔ اے۔ ایس۔ ایل ٹی ایم۔ ڈی انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپکی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا۔ اور انہیں اس اکسیر سے بیحد فائدہ ہوا۔ جس کے لئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی۔ پی بھیجدیں۔

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے۔ اکسیر البدن کے علاوہ اس میں حب فولاد مزید اجزاء شامل ہیں۔ سونے کا کشتہ۔ کستوری۔ عنبر۔ یاسمین وغیرہ۔ اس کے فوائد سے کیا کہنے ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اسکی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف ہاضمہ۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکر آنا۔ آنکھوں میں اندھیر آ آنا۔ بےچینی سستی۔ اداسی ذرا سے کام سے دل کا کانپنا۔ جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کے لئے یہ بفضل خدا بہترین اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابل میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے۔ نصف قیمت دس روپے محصولڈاک علاوہ

اکسیر اکبر سے ۴۵ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جس کی عمر ۴۵ سال سے متجاوز ہو چکی تھی۔ اور جس کو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی۔ استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی۔ جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔" اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمایئے۔

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اسکی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے۔ جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو۔ زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے نصف ایک روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں۔ تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے۔ اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے قیمت دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کے لئے کافی ہے ایک روپیہ۔ نصف قیمت آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سفر میں اسکی ایک شیشی کا آپکی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپکی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہیں۔ اس کا ہر قطرہ میں آبحیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر ہے۔ اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد۔ پسلی کے درد۔ گنٹھیا کے درد۔ عرق النساء کے درد۔ قولنج کے درد۔ جگر کے درد۔ گھٹنوں کے درد۔ غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کے لئے تیر بہدف ہے۔ جلے ہوئے آبلوں۔ تلی۔ بخار۔ ہیضہ۔ بدہضمی کے لئے تریاق۔ قصہ کوتاہ قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے۔ مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمایئے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے نصف قیمت ایک روپیہ دو آنے محصولڈاک علاوہ

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کے لئے بے نظیر تحفہ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد۔ دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکراتا۔ آنکھوں میں اندھیرا آجاتا۔ اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے۔ بےچینی۔ گھبراہٹ۔ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو۔ ان کے لئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کیلئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ باؤ گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ جی کا متلانا۔ اسہال۔ ریاح۔ کھانسی دمہ کے لئے تیر بہدف ہے۔ دودھ۔ گھی۔ مکھن۔ بالائی۔ انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ۔ حافظہ۔ ذہن کو تقویت دینے کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر چیز ہے قیمت دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے۔ پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ۔ اگر آپ کا معدہ صاف ہے۔ تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں۔ ورنہ یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو۔ تو تمام گھر کی فضا اسقدر خراب ہو جاتی ہے۔ کہ ناک میں دم آجاتا ہے۔ یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے۔ اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو۔ تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے۔ اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑھ ہے۔ قبض کشا گولیاں کیا ہیں۔ گویا معدہ کی جھاڑو ہیں۔ ان کا دائمی استعمال گویا کہ صحت کا بیمہ ہے۔ ایک سو گولی کی قیمت دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بُری بلا ہے۔ علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اسکی عادت پڑ جائے۔ پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دیں گی قیمت یکصد گولی دو روپے۔ نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک ہی تکلیف دہ ہے۔ مگر دمہ سے تو خدا کی پناہ۔ یہ انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہر ایک بشر کو اس موذی مرض سے بچائے۔ ہم نے بڑے تجربہ کے بعد "اکسیر دمہ" نامی دوا تیار کی ہے۔ جو خدا کے کرم سے دو ہفتہ کے استعمال سے اس بیماری سے چھٹکارا کرا دیتی ہے۔ قیمت تین روپے نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کے لئے واقعی اکسیر ہی ہے۔ اسی لئے اس کا نام "اکسیر بچگان" رکھا گیا ہے۔ اسہال ہر قسم پیچش اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کے لئے یہ دوا بفضل خدا تیر بہدف ہے۔ سبز رنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا ان عوارض کے لئے تریاق ہے۔ اور پھر بڑی عمر والوں کے لئے بھی اسہال اور پیچش وغیرہ میں یہ بہت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے۔ نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

بال اڑانے کی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بصفائی کمال جڑھ سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے۔ نصف قیمت چار آنے محصولڈاک علاوہ

مچھر پروف

جس کی خوشبو سے مچھر بھاگ جاتا ہے۔ دو اونس کی شیشی کی قیمت ایک روپیہ چار آنے نصف قیمت دس آنے محصولڈاک علاوہ۔

تریاق درد گردہ

درد گردہ بہت تکلیف دہ بیماری ہے۔ اسکی بیخکنی کے لئے یہ بہترین دوا ہے۔ قیمت دو روپے رعایتی قیمت ایک روپیہ۔ محصولڈاک علاوہ

ست سلاجیت خالص

نزلہ۔ زکام۔ کھانسی۔ دمہ اور عام کمزوری کے لئے مسلمہ چیز ہے۔ رعایتی قیمت ایک چھٹانک ایک روپیہ چار آنے۔ چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی۔

ملنے کا پتہ: منیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

طلائے بے نظیر

جس نے اپنی بے نظیر خوبیوں کی وجہ سے سب طلاؤں کو مات کر دیا ہے۔ تجربہ بہترین شاہد ہے۔ قیمت ایک تولہ دو روپے آٹھ آنے رعایتی قیمت ایک روپیہ چار آنے محصولڈاک علاوہ۔

سنگاپور - ۱۵ر جنوری - جاپانیوں کا دعوٰے ہے کہ ان کی فوجیں ملایا میں ریاست ملاکا کی سرحد پر واقع شہر ٹمپیٹین تک پہنچ گئی ہیں یہاں سے سنگاپور ایکسپریس ۱۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ لنڈن کے سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ ملایا میں برطانی فوجیں ابھی اور پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ جاپانی طیارے سنگاپور پر شدید ہوائی حملے کر رہے ہیں۔ کل ۷۰ جہازوں نے بم باری کی۔ مگر کوئی خاص نقصان نہیں پہنچا۔ برطانی شمالی بورنیو میں وائرلیس کا سلسلہ ٹوٹ گیا ہے۔ ساراواک کی سرحد پر ڈچ فوجوں کے جوابی حملوں کی وجہ سے جنگ بہت زور پکڑ گئی ہے۔

لنڈن - ۱۵ر جنوری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ معلوم ہوتا ہے ملایا میں برطانی فوجوں کی منظیم پسپائی رک گئی ہے۔ ایک فوجی ماہر کا بیان ہے۔ کہ ہم ملایا میں اپنی پوزیشن بتانے کے لئے تیار نہیں ہیں کیونکہ دشمن کو اس سے فائدہ پہنچتا ہے۔

مدراس - ۱۵ر جنوری - مدراس گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ افواہ پھیل رہی ہے۔ کہ ایک جاپانی جنگی جہاز خلیج بنگال میں آگھسا ہے، اور اس نے ایک جہاز سے یورپین مسافروں کو اُتار لیا ہے۔ یہ بالکل بے بنیاد اور بے سروپا افواہ ہے۔ لوگوں کو ایسی افواہوں پر توجہ نہ کرنی چاہیئے۔

واشنگٹن - ۱۶ر جنوری - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ایک امریکن ٹینکر نیوزی لینڈ کے شمال میں آبدوز کے حملہ سے غرق ہوگیا ہے۔ اس کے چند جہازیوں کو آسٹریلیا کے ایک جہاز نے بچا لیا امریکہ کے ایک تباہ کن جہاز نے جاپان کا ایک تین ہزار ٹن وزنی تجارتی جہاز غرق کر دیا ہے۔

واردھا - ۱۵ر جنوری - آج پورے سوا سال کے بعد آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ گاندھی جی نے بھی ایک تقریر کی۔ جس میں کہا کہ عدم تشدد کے بغیر صحیح معنوں میں آزادی نہیں مل سکتی۔ کانگرس نے مجھے اپنی مرضی کے مطابق سول نافرمانی جاری رکھنے کی اجازت دیدی ہے۔ کیونکہ میں سیاسی طور پر عدم تشدد کا حامی ہوں۔ آپ نے اعلان کیا کہ میرے بعد میرے جانشین پنڈت جواہرلال نہرو ہوں گے۔ وہ اکثر مجھ سے جھگڑتے رہتے ہیں۔ لیکن جب میں دُنیا میں نہ ہونگا۔ تو وہی ہیں جو میرا کام سنبھال سکیں گے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

واردھا - ۱۶ر جنوری - پنڈت جواہرلال نہرو نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس مرحلہ پر برطانی گورنمنٹ سے سمجھوتہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ برطانیہ اور ہندوستان میں کوئی پیار نہیں۔ حکومت صورت حالات کو سمجھنے میں اندھے پن کا ثبوت دے رہی ہے۔ جب تک ہندوستان آزاد نہ ہو۔ سمجھوتہ کی کوئی راہ پیدا نہیں ہوسکتی۔

واشنگٹن - ۱۵ر جنوری - وزیر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ کی فوج میں ۳۶ لاکھ کا اضافہ کر کے بحری۔ بری اور فضائی فوج کو دوگنی سے بھی زیادہ کر دیا جائیگا۔

لنڈن - ۱۵ر جنوری - معلوم ہوا ہے کہ ترکوں نے درخواست کی ہے کہ انہیں بھاری تعداد میں ہوائی جہاز ٹینک اور سامان جنگ مہیا کئے جائیں۔ اور ان کے لئے موزون عملہ بھی دیا جائے۔ انہیں اس بات کا خطرہ ہے کہ جرمنی کوشش کرے گا۔ کہ ترکی میں سے گذر کر کاکیشیا اور سویز پر حملہ کرے۔ انہیں یہ بھی توقع ہے کہ اس پروگرام پر عمل کرنے سے پیشتر مالٹا کو کریٹ کی طرح فتح کرنیکی کوشش کی جائے گی۔

واردھا - ۱۵ر جنوری - آج پنڈت نہرو نے یہاں کانگرس کا جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی اور اس تقریب پر صدر کانگرس مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کا ایک پیغام پڑھا گیا۔ جس میں بیان تھا کہ آج دنیا میں عجیب حالات پیدا ہوچکے ہیں۔ آج دنیا ایک جنگل بنگئی ہے۔ جو انسان نما درندوں سے بھرا ہوا ہے۔ جو ایکدوسرے سے لڑ رہے ہیں۔ جنگل میں آگ لگی ہوئی ہے۔

لنڈن - ۱۵ر جنوری - ایک برطانی جرنیل نے جو روس کو سامانِ جنگ پہنچنے کے انتظامات کا معائنہ کرنے کے لئے روس گیا تھا۔ واپسی پر بیان کیا۔ کہ سوویٹ گورنمنٹ نے ایران سے مطالبہ کیا ہے کہ طہران سے بحیرہ کیسپین کے ساتھ ساتھ جو ریلوے لائن بندرشاہ تک جاتی ہے۔ نیز قزوین اور طہران کے درمیان جو ریلوے لائن ہے۔ وہ اس کے کنٹرول میں دیدیجائیں۔ آپ نے مزید کہا کہ امریکن بہت جلد خلیج فارس میں پہنچ رہے ہیں اور وہاں امریکن سامان کی درآمد کے لئے ایک بندرگاہ تعمیر کریں گے۔

رنگون - ۱۵ر جنوری - ایک فوجی مبصر کا بیان ہے کہ ۲۳ر اور ۲۵ر دسمبر کو سو کے قریب جاپانی طیاروں نے جن کے ساتھ شکاری ہوائی جہاز بھی تھے۔ رنگون پر بم باری کی تھی جن میں سے ۴۵ گرالئے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ جاپانی اب دن کے بجائے رات کو رنگون پر حملے کرتے ہیں۔

دہلی - ۱۵ر جنوری - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۲۳ر دسمبر کو رنگون پر جو حملہ ہوا تھا۔ اس سے قریباً ایک ہزار لوگ ہلاک اور ۹۵۰ کے قریب زخمی ہوئے۔ زخمیوں میں سے ۳۰۰ کو ہندوستان کے ہسپتالوں میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ ہلاک ہونے والوں میں سے برمی اور ہندوستانی قریباً نصف نصف تھے۔

واشنگٹن - ۱۵ر جنوری - دفتر جنگ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ فلپائن میں جاپانی اور امریکن فوجوں میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ جس کی حالت کا ابھی پتہ نہیں کہ کیا ہے۔ تاہم معلوم ہوا ہے۔ کہ جنرل میکارتھر کی فوجیں کئی مقامات پر جاپانیوں کو پسپا کرنے میں کامیاب ہوگئی ہیں۔

ماسکو - ۱۵ر جنوری - سوویٹ اعلان میں کہا گیا ہے کہ روسی فوجوں نے راسٹوف سے بحیرہ ازوف کے ساحل کے ساتھ ساتھ ٹاگن راگ کے جرمن مورچوں پر حملہ کر دیا ہے مارشل ٹموشنکو کی فوجیں خارکوف پر زبردست گولہ باری کر رہی ہیں۔ روسی فوجوں نے موجائسک اور سمولنسک روڈ کو کاٹ دیا ہے، اس لئے موجائسک کی جرمن فوج ایک حد تک محصور ہوچکی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ کریمیا میں روسی حملوں کی تاب نہ لاکر جرمن فوجوں کا ایک حصہ خاکنائے پیراکوف کی طرف بھاگ رہا ہے۔

لاہور - ۱۵ر جنوری - معلوم ہوا ہے کہ پنجاب میں ہوائی حملوں سے بچاؤ کی مشق عنقریب کی جائے گی۔ اس سلسلہ میں لوگوں کو حکومت سے تعاون کرنا چاہیئے۔

واردھا ۱۵ر جنوری - پنجاب اسمبلی کی کانگرس پارٹی کا ایک وفد یہاں ورکنگ کمیٹی کے ممبروں سے ملا۔ تا پارٹی کے ممبروں کے لئے اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کی اجازت حاصل کرے۔ خیال ہے۔ کہ یہ اجازت نہ مل سکے گی۔

بٹیویا - ۱۵ر جنوری - ڈچ ایسٹ انڈیز کی حکومت نے حکم دیا ہے کہ ۱۹۰۰ء اور ۱۹۰۳ء نیز ۱۹۲۲ء و ۱۹۲۴ء کے درمیانی عرصوں میں پیدا ہونے والے تمام لوگ اپنے تئیں فوجی خدمات کیلئے پیش کریں۔

رنگون - ۱۵ر جنوری - معلوم ہوا ہے کہ مزید چینی فوجیں برما پہنچ چکی ہیں اور برطانی دستوں کے ساتھ ان کا رابطۂ اتحاد قائم ہوچکا ہے۔

لاہور - ۱۵ر جنوری - بیوپاریوں کی ہڑتال تاحال جاری ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آج میوہ فروش بھی اس میں شامل ہوگئے ہیں۔ گورنر سے مداخلت کی اپیل پھر کی گئی ہے اور خیال ہے کہ شاید اب کے وہ توجہ کریں۔

لنڈن ۱۵ر جنوری بی بی سی کے فوجی نامہ نگار نے مشرقی ایشیا کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ جاپانی ملایا کے ۳/۵ حصہ پر قابض ہوچکے ہیں۔ اور اوسطاً دس میل روزانہ کے حساب سے پیش قدمی کر رہے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ سونٹیہام کی بندرگاہ بھی ان کے قبضہ میں جاچکی ہے

لنڈن ۱۵ر جنوری - فلپائن میں جاپانیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر کسی نے کسی جاپانی پر حملہ کیا۔ تو اسے موت کی سزا دی جائیگی۔ اور اگر حملہ آور پکڑا نہ گیا۔ تو اس کے عوض دس آدمی مار دیئے جائیں گے۔ فوجی امور کے متعلق افواہیں پھیلانے والوں کو بھی موت کی سزا دی جائے گی :-

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی